

## 213606 - گونگا بہرائی شخص نماز کیسے ادا کرے؟

سوال

میرا ایک دوست ہے وہ عربی نہیں جانتا، اور گونگا بہرائی ہے، اسی لئے وہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا، تو کیا نماز میں اس پر تلاوت کرنا واجب ہے؟ ایسی حالت میں وہ کس طرح نماز ادا کریگا؟۔

پسندیدہ جواب

شریعت میں عام قاعدہ ہے کہ : "جو شخص کسی واجب کو ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو واجب ساقط ہو جاتا ہے، تاہم جس قدر واجب ادا کرنے کی استطاعت ہو، اسے بجالان ضروری ہوتا ہے" ، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (فَإِنْتُو الَّذِينَ أَسْتَطَعْتُمْ) بقدر استطاعت اللہ سے ڈرتے ہو۔ [التابن: 16]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جب میں تمیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو) مفتخر علیہ اس بنابر گونگا اور بہرائی جو پڑھ نہیں سکتا، اس سے زبانی عبادات ساقط ہو گئی، اور اگر تسبیح یا ذکر الہی کسی حد تک کر سکتا ہو تو پھر قراءت کی بجائے پڑھنے لازمی نہیں ہو گا، اور اگر

اور اگر تسبیح وغیرہ بھی نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اس کیلئے سیکھنا ممکن ہے تو قراءت کرنا اس سے ساقط ہو جائے گا، چنانچہ اس پر تلاوت کے بدلتے میں کچھ اور پڑھنا لازمی نہیں ہو گا، اور اگر گونگا شخص تکمیر کہ سکتا ہو تو تکمیر کے موقع پر تکمیر کرنا لازمی ہو گا۔

اور اگر یہ سکھ کسی چیز کا ملتفظ کرنا اس کیلئے ناممکن ہو تو نماز کے تمام زبانی اعمال اس سے ساقط ہو جائیں گے، اور ایسا شخص قیام و رکوع، اور سجود پر مشتمل عملی اركان بجالائے گا۔

عام لوگوں کی طرح نماز کی نیت اپنے دل میں کر کے بغیر تلاوت کے کھڑا رہے، پھر رکوع اور سجده کرے، اور زبان سے کچھ پڑھنا اس کیلئے ضروری نہیں ہو گا۔

دائی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا :  
"جو شخص گونگا اور بہرائی ہے، یا بول لیتا ہے، لیکن سن نہیں پاتا، وہ نماز کیسے ادا کریگا؟"

تو کمیٹی نے جواب دیا :

"ایسا شخص اپنی استطاعت کے مطابق نماز پڑھے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(لَا يُكْفُرُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔ [البقرہ: 286]

اور اسی طرح فرمایا :

(نَإِيمَةُ اللَّهِ لَيَعْلَمُ عَلَيْكُم مِّنْ خَرْجٍ)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تینگی نہیں ڈالنا چاہتا۔ [المائدہ: 6]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(بِرَبِّ الْأَرْضَ بُخْمَ الْيَسْرَ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے [البقرہ: 185]

اسی طرح فرمایا:  
(فَإِنَّ اللَّهَ هُنَا سَطْنَاطُمُ)

ترجمہ: تمہارے اندر جتنی استطاعت ہو اس کے مطابق اللہ سے ڈرو۔ [التباہ: 16] "انتہی"  
"(فتاویٰ الجبیر الدامتہ)" (6/403)

تاہم اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ کیا ایسی صورت حال میں گونے بھرے شخص کو تلاوت اذکار کے وقت اپنی زبان کو حرکت دینی ہوگی یا نہیں؟

چنانچہ "الموسوعۃ الفقیریۃ" (19/92) میں ہے کہ:

"جو شخص تلفظ کی استطاعت گونے ہونے یا کسی اور وجہ سے نہ رکھتا ہو تو قولی عبادات اس سے ساقط ہو جائیں گی، اس پر تمام فتاویٰ کرام کا اتفاق ہے۔"

تاہم اس بارے میں فتاویٰ کرام کا اختلاف ہے کہ: تکبیر اور قراءت کے وقت زبان کو خالی حرکت دینا واجب ہے یا نہیں؟

چنانچہ مالکی، حنبلی، اور حناف کے صحیح موقف کے مطابق: گونے شخص پر زبان کو حرکت دینا واجب نہیں ہے، بلکہ ایسا شخص دل میں نمازی تکبیر کئے گا؛ کیونکہ زبان کو خالی حرکت دینا، فضول حرکت ہے، اور شریعت میں اسکا حکم بھی نہیں ہے۔

جبکہ شافعی فتاویٰ کرام کے ہاں گونے شخص پر زبان، ہونٹ، اور کونے کو تکبیر کے وقت قدر اماکان حرکت دینا واجب ہے، یہی حکم اسکے تشهد، سلام سمیت تمام اذکار کا ہے، اب رفعہ کہتے ہیں: اگر زبان وغیرہ کو حرکت دینا بھی ممکن نہ ہو تو مریض شخص کی طرح دل سے ادا ہیگی کی نیت کرے گا۔

لیکن شافعی فتاویٰ کی یہ بات ظاہری طور پر ایسے گونے پن کیلئے ہے جو بعد میں پیدا ہوا ہے، البتہ پیدائشی گونے کیلئے زبان کو حرکت دینا واجب نہیں ہے۔" انتہی

اس مسئلے میں جموروں کا موقف زیادہ بہتر ہے کہ زبان کو حرکت دینا بھی ساقط ہے۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"چنانچہ اگر [نمازی] گونگا ہو، یا زبان سے تکبیر کننا اس کیلئے ناممکن ہو، تو تکبیر کننا اس سے ساقط ہو جائے گا،... اور اس کیلئے تلاوت کی جگہوں پر زبان کو حرکت دینا لازم نہیں ہو گا...، کیونکہ بغیر کسی تلفظ کے زبان کو حرکت دینا فضول عمل ہے، شریعت میں اسکا حکم نہیں دیا گیا، چنانچہ نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہو گا، جیسے کہ بدن کے دیگر اعضا کو فضول حرکت دینا جائز نہیں ہے۔" انتہی مختصرًا  
"(المعنى)" (2/130)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور جو شخص قراءت اور ذکر نہ کر سکے، یا گونگا ہو تو وہ اپنی زبان کو خالی حرکت نہیں دے گا، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ زبان کو خالی حرکت دینے سے نماز باطل ہو جائے گی تو یہ موقف زیادہ بہتر ہو گا؛ کیونکہ یہ فضول حرکت ہے، جو کہ خشوع و خضوع کے خلاف ہے، اور شرعی طریقہ کار میں اضافہ کے مترادف ہے۔" انتہی  
"(الفتاویٰ الحبری)" (336/5)

خلاصہ :

گونگا شخص نماز کے جوار کان ادا کر سکتا ہے، انہیں بجالانے گا، اور تکبیر، تلاوت فاتحہ، رکوع و سجود، اور تشهد کے اذکار وغیرہ اور ان جیسے جن امور کو بجالانے سے عاجز ہو تو وہ اس سے ساقط ہو جائیں گے۔

گونگے شخص کلیئے یہ حکم تمام حالات میں ہے، چنانچہ جن امور کو بجالانے سے گونگا عاجز ہے، ان کے متعلق باز پرس نہیں ہوگی۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"گونگے اور بہرے شخص میں مجموعی حواس میں سے دو حس یہ کم ہوتی ہیں، یعنی : ساعت، اور گویائی، تاہم ایسے شخص کے پاس بصارت موجود ہے، چنانچہ دین اسلام کے جن امور کو بصارت کے ذریعے سیکھ لے تو یہ امور اس سے ساقط نہیں ہونگے، اور جن امور کو بصارت کے ذریعے بھی سیکھنے کے تو اس سے ساقط ہو جائیں گے۔

اس لئے اگر گونگا شخص کچھ بھی سمجھ نہیں سکتا، تو ہم کہیں گے : اگر اس کے والدین مسلمان ہوں، یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اس کا حکم بھی ان کے مطابق ہو گا، اور اگر وہ عاقل بالغ ہو اور اپنے معاملات کا خود بھی کفیل ہو تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، تاہم مسلمانوں کے درمیان رہنے کی وجہ سے اس پر ظاہری طور پر اسلام کا حکم لاگو ہو گا، اور اس حکم کا اشاروں وغیرہ کی مدد سے کچھ نہ کچھ اور اس کیا جائے گا۔۔۔ انتہی

"لقاء الباب المفتوح" (11/22)، مکتبہ شاملہ کی خود کار ترتیب کے مطابق)

مزید کلیئے سوال نمبر : (17793) کا جواب بھی ملاحظہ کریں

واللہ اعلم۔